آزادی ہے۔ لیکن ان کی کوششیں ابھی تک مطلوبہ نتائج برآمد نہیں کر سکیں۔ تاہم اب جب کہ یہ عمل شروع ہوچکا ہے۔ عوامی محاذوں کی مستحکم تحریک مادی رکاوٹوں کے باوجود اٹل صورت اختیار کرے گی۔ یہ بات واضح ہے کہ اصلاحات کا عمل جس رفتار سے بڑھتا جائے گا محاذوں کے رہنما اپنے مطالبات کے لیے اتنی ہی زیادہ جرأت کا مظاہرہ کرنے لگیں گے۔

کرغیزیا میں ہلچل

وسطی ایشیا اور ماورائے قفقاز کے مسلم اکثریتی علاقے گزشتہ چند سالوں سے پر تشدد بغاوت کی کڑیاں جھیل رہے ہیں۔ کرغیزیا سوویت یونین کی چوتھی مسلم اکثریتی جمہوریہ ہے جو ہنگاموں کی لپیٹ میں آئی ہے۔ حقیقت میں کرغیزیا میں ہنگامے گزشتہ ڈیڑھ سال سے جاری ہیں۔ اس کے دارالحکومت فرونزے (FRUNZE) اور ازبکستان کی سرحد سے قریب ترین ملحقہ شہر اوش (OSH) میں ہنگامی حالت نافذ کر دی گئی ہے۔ 4 جون 1990ء کو پیر کے دن اس پہاڑی میں تازہ ترین فسادات کے نتیجے میں صورت حال مزید بگڑ گئی۔ جس پر قابو پانے کے لیے ہزاروں روسی فوجی، مقامی حکومت کے دستے اور سرحدی محافظ روانہ کیے گئے۔

جھڑپیں مبینہ طور پر کرغیزیا اور ازبک رہائشی علاقوں کے درمیان زمین کے ایک تنازعہ کی وجہ سے شروع ہوئیں لیکن گڑبڑ کی اصل وجہ حکام نے ظاہر نہیں کی۔ پراودا نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ مسئلے کا گہرا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ کشیدگی کا باعث وہ سماجی اور سیاسی بے چینی ہے جو گذشتہ کئی دہائیوں سے زیر زمین کھول رہی ہے۔ اس روزنامہ کے دو مضمون نگاروں نے گزشتہ موسم گرما میں خبردار کیا تھا کہ "مسائل کا انبار ہے جنہیں اگر کھلے دل اور غیر جانبداری کے ساتھ حل نہیں کیا جاتا اور یونہی متنازعہ رہنے دیا جاتا ہے تو باہمی آویزش کے سلگتے ہوئے انگارے دوبارہ بھڑکتے شعلوں میں تبدیل ہوسکتے ہیں۔ کچھ ایسا ہی انتباہ ان سوویت صحافیوں نے کہا جو اس زمانے میں کرغیزیا کا دورہ کر رہے تھے۔ انہوں نے پیشگوئی کی کہ تنازعات کی تحقیقات کا نتیجہ جمہوریہ کی قیادت کے اشارہ پر مرتب کیا جائے گا۔

اس بات کا حقیقی خطرہ موجود ہے کہ واقعات کی تصویروں اور سنگین حقائق کو اختلافات کی دھند میں چھپا دیا جائے۔ یورزلیافی اور لطیفی نے لکھا ہے کہ ہر قسم کی دستاویزات اور نقشوں کے ذریعے علاقائی جھگڑوں کو مزید بڑھانے کی نظریاتی تیاریاں کی جاچکی ہیں۔ پہلے اس قسم کے

معاملات کو جمہوریہ کی قیادت کی سطح پر ایک محدود قابل اعتماد حلقے میں زیر بحث لایا جاتا تھا۔ لیکن اب سرحدی تنازعات پر کھلے عام بحث ہوتی ہے۔ ان قدامت پسند رہنماؤں کی خفگی کی ذرا پرواہ نہیں کی جاتی جن کا کام اپنے سے اعلیٰ حکام کے فیصلوں پر محض مہر تصدیق کرنا ہوتا ہے۔ مبصرین نے یہ بات نوٹ کی کہ حکومت کے متعدّد اداروں نے خصوصاً جن کا تعلق جمہوریہ کرغیزیا سے ہے، مقامی حامیوں یا ہمسایہ سیاستدانوں کو سیاسی مراعات دینے کے لیے دستور میں من مانی تبدیلیاں کی ہیں۔

جمہوریہ کے سیاسی افق پر دو رجحانات دیکھنے میں آتے ہیں۔ ایک جانب اہل علم، ادبی شخصیات اور دیگر حضرات نے ثقافت، اقتصادیات اور اسی طرح کے دوسرے میدانوں میں مراعات کی تائید کی۔ جبکہ دوسری طرف پرانی قیادت، چاہے مقامی اور علاقائی تبدیلیوں کے لیے تیار بھی ہو، ان سے مصالحت کرنے متذبذب نظر آئی۔ بہت سے قدامت پسندوں کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ عوام کو بہت زیادہ آزادی دینا غلطی ہوگی، جنہیں اس کا علم ہی نہیں کہ وہ اپنی آزادی کو کیسے استعمال کر سکیں گے۔ دیگر قدامت پسندوں کا مشورہ یہ ہے کہ جمہوریتوں کو جمہوریت کی پیش کش کرنے میں قدرے احتیاط برتی جائے کیونکہ ان کے الفاظ میں "ان کے یہاں ایک لمبے عرصے سے جمہوری روایات نہیں پائی جاتیں۔" قدامت پسند عناصر نے تبدیلی کی خواہاں طاقتوں کو جس طرح سے شکست دی اس کا مظاہرہ کرغیزیا میں مقامی اور جمہوریہ کی سطح پر حال ہی میں ہونے والے انتخابات میں دیکھنے میں آیا۔ کرغیزی پارلیمنٹ کے 350 ممبروں میں سے تقریباً ایک چوتھائی یعنی 90 افراد کو ضلعی، شہری، اور ٹاؤن کمیٹیوں کے کمیونسٹوں اور جمہوریہ کی مرکزی کمیٹی کے سیکرٹریوں اور شعبوں کے سربراہوں میں سے نامزد کیا گیا۔ ماسکو کے ایک ہفت روزے کے مطابق اگر مقابلے میں دوسرے امیدوار تھے بھی، تو وہ ہر لحاظ سے کمزور تھے۔ کچھ مقامی سیاستدانوں کے دعوے کے مطابق "پرسترائیکا" (تعمیر نو) کے دور میں بھی کرغیزیا کی پارلیمنٹ پارٹی کی سرکردہ شخصیتوں اور اقتصادی و کاروباری اداروں، کارخانوں اور تنظیموں کے سربراہوں پر مشتمل ہے۔ کرغیزیا میں بےچینی کی حالیہ لہر کا تعلق کرغیزی کمیونسٹوں کی وہ غیر معمولی کانگریس ہے۔ جو جمہوریہ کے لیے مرکزی کمیٹی تشکیل دے گی۔ لوگ اس لیے بے چینی محسوس کر رہے ہیں کہ ان کی جمہوریہ کا یہ سب سے طاقتور ادارہ انہی فرسٹ سیکرٹریوں، محکمہ جاتی سربراہوں اور جماعتی کارکنوں پر مشتمل ہوگا۔ جن کی بدانتظامی کے باعث جمہوریہ میں جمود طاری نظر آتا ہے۔

ماسکو میں روسی خبر رساں ایجنسی نووستی کے ایک سر کردہ صحافی کے مطابق کرغیزیا میں بد امنی کا حالیہ رواؤنڈ وسطی ایشیا کی دیگر تمام جمہوریتوں تک پھیل جائے گا، جس کے نتیجے میں اس علاقے میں بڑی سنگین تبدیلیاں جنم لے سکتی ہیں۔

مشرقی یورپ

سلاویوں (SLAVS) کو اقتدار سے محرومی کا خوف ہے

جنوب مشرقی شہر کردزہالی (KURDZHALI) میں ہڑتال کے باعث ژرکوف کے بعد کا بلغاریہ ایک بار پھر شہ سرخیوں کا موضوع بن گیا ہے۔ قوم پرستوں نے عام ہڑتال کا اعلان کر دیا سڑکوں کی ناکہ بندی کر دی اور فیکٹریوں، سرکاری عمارات اور ریڈیو اسٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ اس ہڑتال کی وجہ یہ بنی کہ ترک نسلی اقلیت کی نمائندگی کرنے والی جماعت کے ایک رہنما کو ملک کی پارلیمنٹ میں سلاوی نام کے بجائے جو اس پر ژرکوف دور کے سلاویوں نے ٹھونسا تھا، اس کے اصل ترک نام سے متعارف کرایا گیا۔ قوم پرست اپنی انتہائی حساسیت کی بنا پر مشہور ہیں۔ انہوں نے ہڑتال کا اعلان نسلی ترک رہنما کے اس خصوصی تعارف کے خلاف اظہار نفرت کے لیے کیا تھا۔ وہ ملک کے نسلی ترکوں کے سلسلے میں پریشان ہوگئے ہیں۔ حقیقت میں ترکوں کے مخالف قوم پرستوں میں یہ احساس بڑھتا جارہا ہے کہ بلغاریہ میں اجتماعیت کا خاتمہ اور جمہوریت کی آمد حیرت انگیز چیز نہیں ہیں۔ بالخصوص ایک ایسے نسلی بلغاری علاقے میں جہاں ترکوں کے نسلی گروہ کی اکثریت آباد ہے۔

کچھ عرصہ پہلے تک جب ژرکوف (ZHICKOV) کو اقتدار سے نکال باہر کیا گیا۔ حکومت نے منظم طریقے سے 15 لاکھ ترک اقلیت کو ایذائیں دیں جو بلغاریہ کی کل آبادی کا 16 فیصد ہے۔ مساجد کو بند کر دیا گیا اور ترکوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے اسلامی نام تبدیل کریں۔ قوم پرست بلغاریوں کی یہ بد قسمتی ہے کہ نئی حکومت نے اپنی پالیسیاں بدل دی ہیں۔ آزادانہ انتخابات نے ترکوں کو پہلی مرتبہ اپنی پسند کے نمائندے منتخب کرنے کا موقعہ دیا ہے۔

کردزہالی (KURD ZHALI) کے علاقے میں 3 لاکھ کی آبادی میں سے 80 فیصد کا تعلق ترک نسل سے ہے۔ گزشتہ دنوں ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں جو بلغاریہ کی تاریخ میں